از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اگست 2000

روسمل اسیتھینامل فرنینڈس (متوفی)
قانونی نمائندے ودیگراں کے ذریعہ
بنام
جوساماریان فرنانڈیز ودیگراں

[اے پی مسرااور وائی کے سبھر وال، جسٹس صاحبان]

بھارتیہ قانون شہادت ایکٹ، 1872:

دفعہ 68، توضیحات- تقسیم کا مقدمہ-ہدیہ نامہ کے بذریعے دعوی کرنے والا مدعاعلیہ-مدعی کا الزام ہے کہ دستاویز کو دھوکہ دہی سے لایا گیا ہے- ٹرائل کورٹ کی جانب سے مقدمہ درج-ہدیہ نامہ پر عمل درآمد ناقابل یقین- مدعاعلیہ کی اپیل کی اجازت-ہائی کورٹ نے مدعی کی دوسری اپیل کو یہ کہتے ہوئے مسترد کردیا کہ مدعی کی طرف سے کوئی خاص انکار نہیں تھااور دفعہ 68 کی توضیحات لاگو ہوگی-قرار دیا گیا، عدالت عالیہ نے نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی کی- مدعی کی طرف سے دستاویز پر عمل درآمد سے واضح انکار ہے-گواہ کی تصدیق کرنے والے گواہوں میں سے کسی کی بھی جانچ نہیں کی گئی-ہدیہ نامہ پر عمل درآمد ثابت نہیں ہوا-دفعہ 68 کی عدم تعمیل کے پیش نظر، ہدیہ نامہ کو ثبوت میں پیش نہیں کیا جاسکا-مدعی نے اس پر عمل درآمد کو کامیابی کے ساتھ چیلنج کیا ہے-مذکورہ ہدیہ نامہ کے تحت مدعاعلیہ کو حاصل ہونے والا کوئی حق نہیں-اس کے برعکس عدالت عالیہ کی طرف سے درج کیے گئے نتائج کو الگ کردیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3037، سال 1991۔

ایس اے نمبر 901، سال 1983-جی میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 20.7.90 کے فیصلے سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جی وشوناتھ آئیر اور ایم اے فیروز۔

جواب دہندگان کے لیے ایس پدمنابھن اور جی پرکاش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

فریقین کے لیے فاضل وکیل سنے۔

اٹھایا گیا مختصر سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 68 کی شق کے پیش نظر شواہد میں نمائش بی-1 پر غور کرنے کا حق رکھتی ہے۔

مختصر حقائق یہ ہیں کہ اپیل گزاروں نے مدعی پر منسلک جائیداد کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں 2/5 حصص کا دعوی کیا گیا کیونکہ فریقین لاطینی رسم کے رومن کیتھولک عیسائی ہیں اور معاشرے میں رواج کے مطابق، بیٹیوں اور بیٹوں دونوں کو مساوی حصہ ملتا ہے۔ اپیل کنندہ نے ہدیہ نامہ نمائش بی-1 اور معاہدہ نامہ نمائش بی-2 کے نفاذ کو بھی چیلنج کیا۔ ٹرائل عدالت نے مقدمے کو اس نتیجے کے ساتھ خارج کر دیا کہ مدعیوں نے کسی بھی رواج کے وجود کو ثابت نہیں کیا ہے، جس کے تحت مرد اور خاتون وارث متوفی کی جائیداد میں مساوی طور پر حصہ لیتے ہیں۔ جائیداد کا دعوی جو ساماریان فرنانڈیز (متوفی) کا ہے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ جیوس فرنانڈیز مبینہ تاریخ یعنی 12 نومبر 1973 کو دستاویزات پر عمل درآمد کرنے کی حیثیت میں نہیں تھے۔ اس سے ناراض ہو کر، اپیل گزاروں نے اپیل دائر کی۔ اپیلٹ عدالت نے ریکارڈ پر لانے کی اجازت دینے کے بعد، دو اضافی دستاویزات، کیس کو نئے فیصلے کے لیے واپس بھیج دیا۔ ریمانڈ کے بعد ٹرائل عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا اور فیصلہ دیا کہ مبینہ رواج ثابت ہو چکا ہے اور مذکورہ دو دستاویزات پر عمل درآمد پر یقین نہیں کیا۔ اپیلٹ عدالت کی طرف سے مدعا علیہان کی اپیل کی اجازت دی گئی اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اپیل کنندہ کی دوسری اپیل مسترد کر دی گئی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ رواج کا مسئلہ اس عدالت اس فیصلے کے پیش نظر غیر متعلقہ ہو گیا ہے کہ ٹراوانکور میں کرس-تیان کے درمیان جانشینی بھارتیہ جانشینی ایکٹ کے تحت ہوتی ہے جس کے تحت بیٹی کو بھی کامیابی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ تاہم، ہدیہ نامہ کے حوالے سے مذکورہ دو دستاویزات پر عمل درآمد پر غور کرتے ہوئے، جس کا ہمیں تعلق ہے، تصدیق کرنے والے گواہوں میں سے کسی کی جانچ پڑتال کی عدم موجودگی میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعی کی طرف سے اس دستاویز سے کوئی خاص انکار نہیں کیا گیا تھا لہذا، شواہد ایکٹ کی دفعہ 68 کی شق لاگو ہو گی۔

عدالت عالیہ کے ریکارڈ؛

> " درحقیقت، اس معاملے میں دستاویزات پر عمل درآمد کا کوئی خاص انکار نہیں ہے اور یہ واقعی 'خراب حالات کی بنیاد پر' دستاویزات کو الگ کرنے کا معاملہ ہے اور ایسی صورت میں، اس شرط کے معنی میں دستاویزات پر عمل درآمد کے مخصوص انکار کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کو اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے چیلنج کیا ہے۔ وہ پیش کرتا ہے کہ دراصل اس دستاویز پر عمل درآمد سے مخصوص انکار ہے لیکن عدالت عالیہ نے اس پر مکمل طور پر غور کیا ہے۔ استدعا میں ہی انکار کا وجود بہت واضح ہے۔ عدالت عالیہ اور اپیلٹ عدالت دونوں نے یہ نتیجہ گواہ استغاثہ 5 کی گواہی کی بنیاد پر اخذ کیا۔ عدالت عالیہ کے حکم کے متعلقہ حصے کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے:

"یہاں تک کہ گواہ استغاثہ 5 کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اس نے اور اس کے بھائی مدعی کے گواہ-3 نے اپنے دفتر میں دستاویز تیار ہونے کے بعد خاص دن دستاویز پر دستخط کیے تھے اور یہ کہ جوسا ماریان فرنانڈیز اس وقت وہاں موجود تھیں۔"

اسی طرح، اپیلٹ عدالت کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"لیکن جرح میں اس نے اعتراف کیا کہ نمائش بی-2 ایک تصفیہ دستاویز ہے جسے جوسا ماریان فرنانڈیز نے انجام دیا تھا اور یہ دستاویز بھی منظور کنندہ کی ہدایات کے مطابق تیار کی گئی تھی۔ مدعی کے گواہ-3 دستاویز لکھنے والا ہے جس نے یہ دونوں دستاویزات تیار کیں۔"

ایسا لگتا ہے کہ گواہی کا یہ حصہ ہے جس نے عدالت عالیان کو یہ سمجھنے کی حمایت کی ہے کہ کوئی خاص انکار نہیں تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے اس طرح کا اندازہ لگا کر غلطی کی ہے۔ اس سوال پر غور کرتے ہوئے، آیا کوئی انکار ہے یا نہیں، اس پر اتفاق سے غور نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ اس طرح کے نتائج کا کسی دستاویز کی قبولیت پر بہت اہم اثر پڑتا ہے جس کا دونوں فریقوں کے حقوق پر اہم اثر پڑتا ہے۔ درحقیقت ہائی کورٹ کا ہی نتیجہ؛ "دستاویز پر عمل درآمد کے کسی مخصوص انکار کا اندازہ لگانا مشکل ہے" اس طرح کا اندازہ لگانے میں غیر یقینی اور مبہم پن کو ظاہر کرتا ہے۔ دفعہ 68 کے التزام کے اطلاق پر غور کرتے ہوئے نتیجہ واضح طور پر مخصوص ہونا چاہیے اور مبہم یا منفی طور پر نہیں کھینچا جانا چاہیے۔ اسے فریقین کی استدعاوں پر بھی غور کرنا چاہیے جو اس معاملے میں نہیں کی گئی ہیں۔ استدعا پہلا مرحلہ ہے جہاں ایک فریق ان حقائق کے حوالے سے اپنا موقف اختیار کرتا ہے جن کی وہ استدعا کرتے ہیں۔ موجودہ معاملے میں، ہم دیکھتے ہیں کہ استدعا کا متعلقہ حصہ ٹرائل عدالت کے 17 اگست 1977 کے فیصلے میں درج کیا گیا ہے جو ریمانڈ سے پہلے کا فیصلہ ہے۔

فیصلے میں استدعاوں کو درج ذیل اثر سے درج کیا گیا ہے:

"ہدیہ نامہ نمبر 1763/73 اور معاہدہ نامہ نمبر 1764/73 کو جیوس ماریان فرنانڈس کے علم اور رضامندی کے بغیر دھوکہ دہی سے وجود میں لایا گیا تھا۔ مذکورہ بالا دو دستاویزات کی مبینہ عمل درآمد کی تاریخ پر جیوس ماریہ فرنانڈس کو فالج کی وجہ سے بستر تک محدود رکھا گیا تھا۔ اس وقت وہ کسی بھی دستاویز پر عمل درآمد کرنے کی حیثیت میں نہیں تھے۔ دستاویزات پر عمل درآمد کرتے ہوئے مدعا علیہان 1 اور 2 نے سب رجسٹرار کو متاثر کرنے کے بعد اپنے والد کے جعلی دستخط کیے۔"

مذکورہ بالا التجا مذکورہ دستاویزات پر عمل درآمد سے انکار کے بارے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتی ہے۔ استدعا ریکارڈ، کہ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 نے سب رجسٹرار کو متاثر کرنے کے بعد والد کے جعلی دستخط کیے۔ انکار اس سے زیادہ مضبوط نہیں ہو سکتا جو یہاں درج ہے۔ ایک بار جب مدعی کی طرف سے انکار کیا جاتا ہے، تو اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ شرط کو راغب نہیں کیا جائے گا۔ انڈین ایویڈنس ایکٹ کے دفعہ 68 کا مرکزی حصہ کسی بھی دستاویز کو پیش کرنے والے فریق پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ جب تک کہ کم از کم ایک تصدیق کرنے والے گواہ کو اس طرح کی عمل درآمد کو ثابت کرنے کے لیے نہیں بلایا گیا ہے تب تک اسے ثبوت میں استعمال نہیں کیا جائے گا۔

"بھارتیہ قانون شہادت ایکٹ کی دفعہ 68؛

"68. قانون کے ذریعہ تصدیق کے لیے درکار دستاویز پر عمل درآمد کا ثبوت:- اگر قانون کے ذریعہ کسی دستاویز کی تصدیق ضروری ہے، تو اسے اس وقت تک ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ کم از کم ایک تصدیق کرنے والے گواہ کو اس کی عمل درآمد کو ثابت کرنے کے مقصد سے نہیں بلایا گیا ہے، اگر کوئی تصدیق کرنے والا گواہ زندہ ہے، اور عدالت عمل کے تابع ہے اور ثبوت دینے کے قابل ہے۔

بشرطیکہ بھارتیہ رجسٹریشن ایکٹ، XVI، سال 1908 کی توضیعات کے مطابق اندراج شدہ کسی بھی دستاویز، جو کہ وصیت نہیں ہے، پر عمل درآمد کے ثبوت کے طور پر گواہی دینے کے لیے گواہ کو طلب کرنا ضروری نہیں ہوگا، جب تک کہ اس شخص کے ذریعے اس پر عمل درآمد کی خاص طور پر تردید نہ کی جائے جس کے ذریعہ اس پر عمل درآمد کیا گیا ہو۔

دفعہ 68 کی شق کے تحت کم از کم ایک تصدیق کرنے والے گواہ کو پیش کرنے کی ذمہ داری واپس لے لی جاتی ہے اگر ایسی کسی دستاویز پر عمل درآمد، جو اندراج شدہ نہیں ہے، خاص طور پر انکار نہیں کیا جاتا ہے۔ لہذا، سب کچھ اس

طرح کے انکار کی اس حقیقت کی ریکارڈنگ پر منحصر ہے۔اگر کوئی مخصوص انکار نہیں ہے، تو شرط عمل میں آتی ہے لیکن اگر انکار ہوتا ہے، تو شرط لاگو نہیں ہوگی۔موجودہ معاملے میں جیسا کہ ہم نے مؤقف اختیار کیا ہے، مدعی کی طرف سے اس طرح کے دستاویز پر عمل درآمد سے واضح انکار ہے، اس لیے عدالت عالیہ نے مذکورہ شق کو لاگو کرنے میں غلطی کی جو اس معاملے کے حقائق پر لاگو نہیں ہوگی۔اس کے پیش نظر ہدیہ نامہ نمائش بی-1 کا عمل ہی ثابت نہیں ہوا ہے۔مانا جاتا ہے کہ اس معاملے میں تصدیق کرنے والے دو گواہوں میں سے کسی کو بھی پیش نہیں کیا گیا ہے۔ایک بار جب ہدیہ نامہ کو بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 68 کی عدم تعمیل کے پیش نظر ثبوت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا، تو ہم اس بات کو برقرار رکھتے ہیں کہ مدعی نے اس پر عمل درآمد کو کامیابی کے ساتھ چیلنج کیا ہے۔تحفے کا دستاویز اس کے مطابق ناکام ہو جاتا ہے اور عدالت عالیہ کے نتائج کے برعکس ہونے کی وجہ سے اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔اس کے پیش نظر اس دستاویز کے تحت متعلقہ مدعا علیہ کو گوشوارہ A جائیداد پر کوئی حق حاصل نہیں ہے جو اس ہدیہ نامہ میں شامل ہے۔

اس حد تک عدالت عالیہ کا حکم کالعدم ہے۔گوشوارہ A جائیداد پر 2/5 ویں حصص کی حد تک اپیل کنندہ کا دعوی کامیاب ہو جاتا ہے۔اس کے مطابق، موجودہ اپیل جزوی طور پر قابل قبول ہے۔اخراجات فریقین اٹھائیں گے۔

آر۔پی۔ **جزوی طور پر اپیل منظور کی جاتی ہے۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document